REGD No. L. 5254

— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

51

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۳۰ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱؍

یوم - شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۵ صلح ۱۳۳۵ ہش ۔ ۱۵ جنوری ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت پہلے جیسی ہی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۴ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت آہستہ آہستہ رو بصحت ہو رہی ہے۔ گو آج رات نصف شب کے قریب کچھ سانس کی تکلیف ہو گئی تھی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کراچی کے تار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ جناح ہسپتال میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور ڈاکٹر حمید ان کا معائنہ کر رہے ہیں۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

مشرق وسطیٰ کے متعلق مشترکہ رویہ اختیار کرنیکے لئے برطانیہ اور امریکہ کے درمیان مذاکرات

گفت و شنید آئندہ جمعرات تک جاری رہے گی۔ فرانس کو ان مذاکرات سے پوری طرح باخبر رکھا جائے گا۔

واشنگٹن ۱۴ جنوری۔ کل یہاں برطانیہ اور امریکہ کے درمیان مذاکرات کا ایک سلسلہ شروع ہوا ہے۔ اس کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے بارے میں مشترکہ پالیسی کی بنیاد کن امور پر رکھی جائے۔ ان مذاکرات میں برطانوی دفتر خارجہ کے انڈر سیکرٹری مسٹر ایولن شوکبرگ اور امریکہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر جارج ایلن حصہ لے رہے ہیں۔ ان کی بات چیت غالباً آئندہ جمعرات تک جاری رہے گی۔ دونوں نمائندے اس بات چیت کے نتائج سے اپنی حکومتوں کو مطلع کریں گے۔ علاوہ ازیں فرانس کو بھی ان کی رفتار سے پوری طرح باخبر رکھا جائیگا اس ماہ کے آخر میں صدر آئزن ہاور اور برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن کی جو ملاقات ہونے والی ہے۔ مشترکہ پالیسی کے بنیادی اصول اس سے پہلے وضع کر لئے جائیں گے۔ تاکہ دونوں سربراہ ان اصولوں پر بھی تبادلہ خیالات کر کے کسی فیصلہ کن نتیجہ پر پہونچ سکیں۔

لیبیا کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

"روس کے ساتھ سفارتی تعلقات کے قیام سے کسی قسم کی غلط فہمی نہیں ہونی چاہئیے" (مصطفیٰ بن حلیم)

لنڈن ۱۴ جنوری۔ لیبیا کے وزیر اعظم مصطفیٰ بن حلیم نے کل ایک بیان میں اس امر کی وضاحت کی۔ کہ روس کے ساتھ سفارتی تعلقات کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لیبیا کی خارجہ پالیسی تبدیل ہو گئی ہے۔ انھوں نے کہا اس بارے میں خطرہ محسوس کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جب ان سے یہ دریافت کیا گیا کہ روس کے ساتھ سفارتی تعلقات کے قیام کی بات چیت اہل لیبیا اور مغربی حکومتوں سے پوشیدہ کیوں رکھی گئی۔ تو وزیر اعظم نے جواب دیا۔ یہ ہمارا طریق نہیں ہے۔ کہ خفیہ بات چیت سے دوسری طاقتوں کو بھی مطلع کیا جائے۔ لیبیا ایک آزاد ملک ہے۔ اور وہ اس بات کا پوری طرح مجاز ہے۔ کہ دوسری حکومتوں سے مشورہ کئے بغیر اس قسم کے مذاکرات کرے۔ جناب مصطفیٰ بن حلیم نے امید ظاہر کی کہ روس کا سفارتی مشن لیبیا کے اندرونی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرے گا۔

شام اور لبنان کے درمیان دفاعی معاہدہ

دمشق ۱۴ جنوری۔ شام اور لبنان نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ باہم ایک فوجی معاہدہ کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ دونوں کی طرف سے ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ دونوں حکومتوں نے معاہدہ کا مسودہ تیار کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی تھی۔ یہ مسودہ آئندہ منگل کو دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم اور وزراء خارجہ کی ایک ملاقات میں منظور کیا جائیگا۔

— کراچی ۱۴ جنوری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عمل کے سابق چیئرمین نواب اسمٰعیل خان آج پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز کے ذریعہ کراچی پہونچ رہے ہیں۔ پاکستان میں ان کا قیام صرف چند روز رہے گا۔

طلوع سحر اور غروب آفتاب

لاہور ۱۴ جنوری۔ آج صبح سورج ۷ بجکر ایک منٹ پر طلوع ہوا اور شام کو ۵ بجکر ۲۲ منٹ پر غروب ہوگا۔

روس کا پارلیمانی وفد پیرس پہنچ گیا

پیرس ۱۴ جنوری۔ روس کا ایک پارلیمانی وفد لائبیریا کا دورہ کرنے کے بعد کل پیرس پہونچا ہے۔ یہ وفد جو پانچ افراد پر مشتمل ہے۔ چند روز میں ماسکو واپس روانہ ہو جائے گا۔

روس اور یمن کے درمیان تجارتی معاہدہ کی بات چیت

قاہرہ ۱۴ جنوری۔ آج کل یہاں روس اور یمن کے درمیان تجارتی معاہدہ کے بارے میں بات چیت ہو رہی ہے۔ روس اس معاہدہ کے تحت تمباکو اور کافی کے بدلے یمن کو صنعتی مشینیں زرعی آلات اور سڑکیں بنانے کا سامان دے گا۔

امریکہ اور جنوبی کوریا کے درمیان خفیہ ایٹمی معاہدہ

سیئول ۱۴ جنوری۔ جنوبی کوریا کے وزیر دفاع مسٹر شون دوتل نے کہا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق جنوبی کوریا اور امریکہ کے درمیان ۱۹۵۴ء میں ایک خفیہ معاہدہ ہوا تھا۔ امریکی جائنٹ چیفس آف سٹاف کے صدر ایڈمرل آرتھر ریڈفرڈ پچھلے دنوں جب صدر رہی سے ملاقات کے لئے سیئول آئے تھے۔ تو انہوں نے حکومت امریکہ کی طرف سے اس معاہدے کی توثیق کی تھی۔

روس اور جاپان کے درمیان امن کی بات چیت

لنڈن ۱۴ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روس اور جاپان کے درمیان امن کی بات چیت آئندہ بدھ کو یہاں جاپانی سفارت خانہ میں شروع ہوگی۔

• — • — • — •

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۶ء

دستور سازی

بچپن میں انگریزی کی ایک کہانی پڑھا کرتے تھے۔ کہ ایک معمر شخص اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر منڈی میں اپنا گدھا فروخت کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ دونوں باپ بیٹا گدھے کو ہانکتے جا رہے تھے۔ اتنے میں کچھ آدمی پاس سے گزرے۔ ایک ان میں سے بولا کر دیکھو کتنے بیوقوف ہیں۔ دونوں پیدل جا رہے ہیں۔ گدھے پر کوئی سوار نہیں۔ اس پر باپ نے اپنے بیٹے کو سوار کر دیا۔ کہ یہ بچہ ہے اور خود پیدل ہی چلنے لگا۔ آگے چل کر پھر کسی آدمی نے کہا۔ دیکھو بے حیا جوان بیٹا تو سوار ہے اور بڈھا باپ ساتھ ساتھ گھسٹتا چل رہا ہے۔ اس پر بیٹا اتر بیٹھا۔ اور باپ کو سوار کر دیا۔ تھوڑی دور چلے تھے۔ کہ ایک اور شخص نے کہا۔ اس بے حیا بڈھے کو دیکھو۔ کہ بچہ تو پیدل چل رہا ہے۔ اور آپ سوار ہے۔ آخر باپ نے بیٹے کو بھی اپنے ساتھ سوار کر لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر ایک آدمی ملا۔ اور کہنے لگا۔ یہ دونوں کتنے بے درد ہیں۔ کہ غریب جانور پر ڈٹے بیٹھے ہیں۔ ذرا خوف خدا نہیں۔ مزہ دجب ہو کہ دونوں گدھے کو اٹھا کر چلیں۔ اس پر دونوں باپ بیٹا گدھے سے اتر پڑے۔ اور گدھے کو بانس سے باندھ کر اٹھا لیا۔ راستے میں دریا پڑتا تھا۔ راستہ تنگ تھا۔ قضا کار باپ کا پاؤں پھسل گیا۔ اور گدھا لڑھک کر دریا میں جا پڑا۔ اور پاؤں بندھے ہونے کی وجہ سے ڈوب کر مر گیا۔ اور دونوں باپ بیٹا افسوس کرتے ہوئے خالی ہاتھ گھر کو لوٹے۔ لوٹتے وقت باپ کہہ رہا تھا ہم نے سب کو خوش کرنے کی کوشش کی۔ مگر نتیجہ یہی ہوا کہ روپیہ تو گیا خود گدھے سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اور دنیا کو بھی خوش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

تقریباً نو سال سے ہم پاکستان کا دستور بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر ابھی تک نہیں بنا سکے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس باپ بیٹے کی طرح ہمارے کار فرما بھی سب کو خوش کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ مگر ابھی تک "نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم" کا سا معاملہ ہے۔ اگر سب کو خوش کرنے کی ناکام کوشش کی بجائے ہمارے صاحبان اقتدار اپنی دھن میں دستور بنانے میں مصروف رہتے تو آج سے تقریباً سات سال پہلے ہمارا دستور بھی بن چکتا۔ اسی طرح جس طرح بھارت تھوڑے عرصہ میں اپنا دستور بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ اگر بھارت کے کار فرما بھی بھانت بھانت کی بولیاں سننے میں معروف رہتے۔ تو ان کا بھی شاید یہی حال ہوتا۔ حالانکہ وہاں بھی مختلف بولیاں بولی گئی تھیں۔ وہاں کے دستور ساز بھی انہیں سنتے رہے۔ مگر وہ اپنی دھن میں لگے رہے۔

اب پھر ایک بار یہ امید بندھی ہے۔ کہ شاید اب کے ضرور دستور بن جائیگا۔ چنانچہ دستور شائع ہو چکا ہے۔ اور اس کے خال و خد لوگوں کے سامنے آگئے ہیں۔ ایسے مرحلے پہلے بھی کئی بار آچکے ہیں۔ مگر پہلے تو یہی ہوا۔ کہ

قسمت کے کھیل دیکھو کہ ٹوٹی کہاں کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے۔ کہ اب تو ایسا نہ ہو۔ اور کسی نہ کسی طرح دستور بن ہی جائے۔ سنا ہے کہ مختلف معائنہ اور تجزیہ کرنے والوں نے پھر اپنی اپنی خورد بینیں صاف کرلی ہیں۔ اور کیمیا ریسٹریوں کا ساز و سامان درست کر لیا ہے۔ اب جراثیم کی بھی ہزاروں لاکھوں نہیں بلکہ لاتعداد قسمیں ہیں۔ اور ڈاکٹر بھی قیامت کی نگاہ رکھنے والے ہیں۔ اور لاتعداد ہیں۔ اس لئے یہ تو ممکن نہیں۔ کہ کسی قسم کے جراثیم موجود ہی نہ ہوں۔ بلکہ اگر بالفرض نہ بھی ہوں۔ تو تخیل کی طاقتیں تو محدود نہیں۔ وہ چاہیں۔ تو اگر جراثیم نہ بھی ہوں تو معائنہ میں دکھائے جا سکتے ہیں۔

اس لئے سوال اب بھی یہ نہیں ہے۔ کہ دستور بالکل مکمل اور ہر قسم کے نقائص سے پاک تیار ہوا ہے۔ اور نہ سوال یہ ہے۔ کہ سب لوگ خوش ہیں یا نہیں بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہمارے کار فرما اب بھی سب کو خوش کرنے کا خیال ترک کریں گے۔ یا اس کا بھی وہی حشر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جو ان عقلمند باپ بیٹوں کے گدھے کا ہوا۔

موجودہ مسودہ دستور سے تو پایا جاتا ہے۔ کہ سب کی یہاں تک کہ علمائے کرام کی بھی حق رسی ہو گئی ہے۔ اور وہ بھی سوار ہیں۔ یہ اور بات ہے۔ کہ بعد میں جب عملی جامہ پہنانے کی نوبت آئے تو معلوم ہو کہ دستور دستور تو کوئی نہیں وہی بچارا جانور ہے۔ جس پر نہ صرف باپ بیٹا سوار ہیں بلکہ سب کچھ لاد دیا گیا ہے۔

پاکستان کے دستور کی تاریخ پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ دستور سازی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ انہی بعض علمائے کرام کی طرف سے حائل رہی ہے۔ جو اسلام کو دنیا پر بزور حکومت ٹھونسنے کے قائل ہیں۔ اور اسلام کو محض ایک آئیڈیالوجی سمجھتے ہیں۔ اسی طرح کی آئیڈیالوجی جس طرح بعض لادینی تحریکیں آئیڈیالوجی کہلاتی ہیں۔ خیر موجودہ دستور میں ان لوگوں کی سواری کا بھی بندوبست کر دیا گیا ہے۔ اس لئے جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ ہمارے لئے اب صرف سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہم لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر اس حالت میں بھی آگے آگے چلے جاتے ہیں۔ اور منڈی میں صحیح سلامت پہنچ جاتے ہیں۔ یا راہ ہی میں آوازے کسنے والوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور بجائے سوار ہونے کے خود دستور کو اپنے اوپر لاد لیتے ہیں۔ اگر ہم میں حوصلہ ہو۔ تو آوازہ کسنے والوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی ہم اپنی منزل کی طرف بڑھتے چلے جا سکتے ہیں۔

اگر ہم پاکستان کی سالمیت اور امن و سلامتی کے خواہشمند ہیں۔ تو اب کوئی نہ کوئی دو ٹوک فیصلہ ہمیں کرنا ہی ہوگا۔ اگر ہم اس دستور پر بھی جم کر سوار ہو جائیں۔ تو کوئی چیز ہمارے راستہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ مگر جم کر سوار ہونے کے لئے ہمت اور جرأت کی ضرورت ہے۔ جو شاید ابھی تک ہمارے کار فرماؤں میں بہت حد تک متزلزل ہی رہی ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ ہمیں ایک مضبوط ہاتھ کی سخت ضرورت ہے۔ بھارت کی دستور سازی میں کامیابی اس لئے ہوئی کہ وہاں ایسے مضبوط ہاتھ موجود تھے۔ اگر قائد اعظم مرحوم کچھ سال اور زندہ رہتے تو شاید یہاں بھی ایک دو سال میں ہم صاحب دستور بن جاتے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو ایسا منظور نہ ہوا۔ بہرحال ہمیں یقین ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جس نے ہمیں اتنا بڑا وطن محض اپنی مہربانی سے عطا کیا ہے۔ وہی آئندہ بھی اس کی حفاظت کرے گا۔ اور کوئی نہ کوئی مرد ازغیب ایسا نکل آئے گا۔ جو قوم و ملک کو موجودہ تشکک اور بحران کے بھنور سے نکال لے جائے گا۔

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

انصار اللہ کے زعماء اور نمائندگان شوریٰ کیلئے ضروری اعلانات

(۱) شوریٰ انصار میں جس کو قریباً دو ماہ ہونے کو ہیں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ہر ایک انصار سے تعمیر دفتر کے لئے تین سال تک ایک روپیہ فی رکن انصار وصول کیا جایا کرے۔ اسی طرح آئندہ ہونے والے انصار کے سالانہ اجتماعوں کے لئے ۱ر ماہوار یعنی ۱۲ آنے سالانہ ہر ایک انصار سے علاوہ انصار کے ماہواری چندہ کے جو نصف پائی فی روپیہ (بشرطیکہ ۲ر ماہوار سے کم نہ ہو) پہلے سے مقرر ہے۔ وصول کرنے کا فیصلہ ہوا تھا۔ شوریٰ کے فیصلہ جات تمام مجالس انصار اللہ کے زعماء صاحبان کو بھجوائے جاچکے ہیں۔ اخبار الفضل میں شوریٰ کے فیصلوں کی روئیداد شائع ہو چکی ہے۔ دفتر سے بذریعہ اعلانات تاکید ہو چکی ہے۔ کہ تعمیر دفتر انصار اللہ کا چندہ جلد تر فراہم کرکے مرکز میں داخل خزانہ کرائیں۔ اسی طرح اجتماع انصار اللہ کے چندے کے لئے بھی تاکید کی جاچکی ہے۔ لیکن زعماء صاحبان نے اس بارے میں پوری توجہ سے فراہمی چندہ تعمیر دفتر وغیرہ کے لئے کام شروع نہیں کیا۔

چونکہ تعمیر دفتر کا کام جلد شروع کیا جانا ہے۔ "تا آئندہ ہونے والے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انصار کا اپنا دفتر تیار شدہ پہلے سے موجود ہو لہٰذا زعماء صاحبان انصار اور نمائندگان شوریٰ انصار کا فرض ہے۔ کہ حسب فیصلہ شوریٰ بہت جلد چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ کم از کم ایک روپیہ فی رکن انصار وصول کرکے بمد تعمیر دفتر انصار بنام افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیج کر داخل خزانہ فرمائیں۔ اسی طرح ماہواری چندہ انصار کے علاوہ ۱ر ماہوار یعنی ۱۲ر سالانہ چندہ اجتماع انصار اللہ بھی وصول کرکے بھجوانے کا التزام فرمادیں۔

(۲) زعماء صاحبان انصار اللہ کی گذشتہ ماہ کی رپورٹیں دفتر ہذا میں بہت کم موصول ہوئی ہیں۔ پہلے تو یہی خیال رہا۔ کہ جلسہ سالانہ کی مصروفیت کے باعث ترسیل رپورٹ میں توقف ہوا ہوگا۔ اب جبکہ گذشتہ ماہ گذرے بھی دو ہفتہ ہو گئے ہیں۔ پھر بھی رپورٹیں دفتر ہذا میں موصول نہیں ہوئیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا تاکید کی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی گذشتہ ماہ کی رپورٹ کارگذاری بہت جلد دفتر ہذا میں بھجوائیں۔ اور آئندہ بالالتزام رپورٹیں بھجواتے رہیں۔

(۳) اجتماع انصار ختم ہونے کے بعد شوریٰ انصار کے فیصلہ جات طبع کرا کر زعماء صاحبان کو بھجوائے جاچکے ہیں۔ اور تاکید کی گئی تھی کہ تعمیر دفتر انصار اللہ کے چندہ کے بارے میں اور چندہ سالانہ اجتماع کے بارے میں جو فیصلے ہوئے ہیں۔ ان کی تعمیل شروع کر دی جائے۔ یعنی انصار کے ماہوار چندہ کے علاوہ چندہ تعمیر دفتر کی فراہمی جو ایک روپیہ فی رکن انصار مقرر ہوا ہے۔ اسی طرح چندہ سالانہ اجتماع جو ۱ر ماہوار یعنی ۱۲ر سالانہ مقرر ہوا ہے۔ اس کی وصولی بھی شروع کر دی جاوے۔

اس بارے میں اب تک جو کچھ کوشش کی گئی ہو۔ اس کا ذکر بھی رپورٹ میں کیا جاوے۔ اور آئندہ کیا جایا کرے۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر اسود و احمر کا روح پرور اجتماع

صداقتِ احمدیت کی ایک زندہ اور روشن دلیل

ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۶ دسمبر کی رات کو وکالت تبشیر کی طرف سے ایک اجلاس منعقد ہوتا ہے۔ جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے احمدیت کی صداقت کو ایک خاص رنگ میں ظاہر کرتا۔ اور اس امر کا ثبوت بہم پہونچاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے بموجب احمدیت کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہونچ چکی ہے۔ اور دنیا کی سعید روحیں ایک ایک کرکے اس کی آغوش میں آرہی ہیں۔ اور امن و سلامتی سے ہمکنار ہوکر گواہی دے رہی ہیں۔ کہ خدا سے خبر پاکر مسیح پاک نے سچ فرمایا تھا

امن است در مقامِ محبت سرائے ما

اس خصوصی اجلاس میں دنیا کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے احمدی احباب اپنے اپنے وطنوں میں احمدیت کی تبلیغ اور وہاں کی جماعتوں کے حالات بیان کرتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ خود انہیں قبول حق کی سعادت کیونکر میسر آئی۔ اور وہ مادیت کے اس دور میں اسلام اور ہادیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر زندہ ایمان سے بہرہ یاب ہوکر فلاح و نجات کے راستہ پر کس طرح گامزن ہوئے۔ امسال جن ممالک کے احمدی احباب کو اس بابرکت اجلاس میں شریک ہونے اور اپنے وطنوں میں تبلیغ اسلام کے حالات سنانے کا موقعہ میسر آیا۔ ان میں انڈونیشیا، چین، عدن، شام، فلسطین، مشرقی افریقہ، ڈچ گی آنا اور ٹرینیڈاڈ شامل تھے۔ صدارت کے فرائض امیر جماعت احمدیہ لاہور مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء نے ادا فرمائے۔ اس اجلاس کی مختصر روئداد افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے:۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو انڈونیشیا کے منصور احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مشرقی افریقہ کے عمری عبیدی صاحب نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک عربی قصیدہ پڑھکر سنایا۔

السید سلیم الجابی۔ شام

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد سب سے پہلے شامی نوجوان السید سلیم الجابی نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر اردو زبان میں تقریر کی۔ آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا میں ملک شام کا رہنے والا ہوں۔ میرا یا شام کے اور بہت سے لوگوں کا بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا بذات خود آپ کی صداقت کا ایک زبردست نشان ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام کے ذریعہ خبر دی تھی۔ کہ شام اور دیگر عرب ممالک کی نیک روحیں آپ پر ایمان لائیں گی۔ اور آپ پر درود بھیجیں گی۔ آج ملک شام میں ایسے لوگوں کا موجود ہونا جو آپ کو دل سے مسیح موعود مانتے۔ اور آپ کے مشن کی کامیابی کے لئے شب و روز دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں۔ اس امر کی ایک زندہ دلیل ہے کہ فی الواقعہ آپ خدا کی طرف سے ہیں۔ اہل شام کی مادری زبان عربی ہے۔ قرآن مجید خود عربی میں نازل ہوا۔ عرب ہونے کے لحاظ سے فطری طور پر ان کے ملئے اس امر کو باور کرنا مشکل ہے۔ کہ ایک عجمی شخص یہ دعوےٰ کرے کہ قرآن کے معارف مجھ پر کھولے جا رہے ہیں۔ اور اس زمانہ میں اسلام کا احیا میرے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے۔ اس محال امر کے باوجود الٰہی بشارتوں کے تحت خود اہل عرب میں سے بعض پر آپ کی صداقت کا منکشف ہو جانا اور پھر ان کا دل و جان سے آپ پر ایمان لاکر آپ پر درود بھیجنے کو سعادت عظمےٰ سمجھنا آپ کے منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل ہے۔

امتِ محمدیہ میں مجددین کی آمد

اس جہت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو واضح کرنے کے بعد السید سلیم الجابی نے امت محمدیہ میں مجددین کی آمد اور ان کے آنے کی غرض پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ دین اسلام کو اس کی اصل شکل میں قائم رکھنے اور اسے غیر مذاہب والوں کے حملوں سے بچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ انتظام فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث ہوتا رہے۔ تا آنکہ کفر و ضلالت کے آخری زمانہ میں مسیح موعود آکر اسلام کو پھر سے غالب کر دکھائے۔ سو الحمدللہ اس نے اپنے وعدے کے مطابق اپنے مسیح موعود کو بھیجکر دنیا میں اسلام کو از سر نو زندہ کیا ہے۔ اور تبلیغ اسلام کے ایک نہایت وسیع اور مستحکم نظام کی بنیاد ڈالی ہے۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے اور سلسلہ حقہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

صداقت کا انکشاف

آخر میں السید سلیم الجابی صاحب نے یہ بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت مجھ پر کس طرح منکشف ہوئی۔ اور کیونکر خدا تعالےٰ نے ایک خواب کے ذریعہ مجھے بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں احیائے اسلام کے لئے مامور کئے گئے ہیں۔ آپ نے کہا میری عمر ۱۴-۱۵ سال کی تھی۔ کہ شام کے ایک احمدی نوجوان محمد الذھبی نے جو شہر زبدانی کا رہنے والا تھا مجھے تبلیغ کرنی شروع کی۔ وہ پورے استقلال کے ساتھ دو سال تک مجھے تبلیغ کرتا رہا۔ میں نہایت خاموشی کے ساتھ اس کی باتیں سن لیتا تھا۔ اور اسے کوئی جواب نہ دیتا تھا۔ ویسے میرے دل میں عرصہ سے یہ لگن تھی۔ کہ اسلام کی مظلومی اور بے بسی و بے کسی کی موجودہ حالت کسی طرح دور ہو۔ اور وہ پھر دنیا میں غالب آئے۔ اسی غرض کے تحت میں اخوان المسلمون میں شامل ہوا تھا جب اس احمدی نوجوان کو مجھے تبلیغ کرتے کرتے دو سال کا عرصہ گذر چکا۔ اور تیسرا سال شروع ہوا۔ تو ایک دن اس نے مجھ سے کہا۔ میری کسی بات کا تو تم نے جواب دیا نہیں۔ اب تم میرے کہنے سے ایک کام کرو۔ شائد خدا تم پر احمدیت کی صداقت منکشف کردے۔ تم آج رات سونے سے قبل دو نفل پڑھو۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا مانگو کہ اے خدا تو مجھ پر یہ امر منکشف فرما دے۔ کہ آیا مرزا صاحب سچے ہیں یا نہیں۔ جو کچھ تو مجھ پر ظاہر کرے گا۔ میں اس پر عمل کروں گا:۔

آسمانی بشارت

یہ ۱۹۴۸ء کی بات ہے۔ وہ نوجوان تو یہ کہہ کر چلا گیا۔ لیکن اس کی بات میرے دل میں گھر کر گئی۔ چنانچہ میں نے اسی رات دو نفل پڑھے۔ اور یہی دعا مانگ کر سو گیا اسی رات خواب میں دیکھا کہ شہر زبدانی کے لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ مہدی آگیا مہدی آگیا۔ یہ سنکر میں نے بڑے اشتیاق سے پوچھا لوگو مجھے بتاؤ مہدی کہاں ہے۔ ایک شخص نے جنوب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اسی گاؤں میں جس کا نام مضایا ہے۔ مضایا نام کا ایک گاؤں زبدانی سے چار میل کے فاصلہ پر ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کرچکے ہیں کہ ایک ایک فرد ان میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے

"پنجاب اور ہندوستان سے ہزارہا سعید لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اور ایسا ہی سرزمین ریاست امیر کابل سے بہت سے لوگ میری بیعت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور میرے لئے یہ عمل کافی ہے۔ کہ ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے۔ اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے۔ کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے۔ ہرگز ایسا صاف نہیں ہو سکتا۔ اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں۔ کہ ایک ایک فرد ان میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۳۷-۲۳۸)

میں نے دل میں سوچا مفاصایا کے معنی تو ہیں چمکنے والی بستی یعنی وہ بستی جو روشن کی گئی ہے۔ بہرحال یہ سنتے ہی کہ مہدی مفاصایا نامی گاؤں میں ہے۔ میں نے اس کی سمت میں دوڑنا شروع کر دیا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ اور دھوپ خوب چمک رہی تھی اور میں ایک تنگ اور پیچیدہ راستے پر دوڑا چلا جا رہا تھا اور اس تیزی سے دوڑ رہا تھا کہ بیداری کی حالت میں اتنا تیز دوڑنا میرے لئے ممکن نہ تھا۔ جلد ہی میں اس گاؤں میں پہنچ گیا وہاں میں نے ایک بہت وسیع اور گول میدان دیکھا اس میدان میں سے چاروں طرف راستے نکل رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس میدان کے عین وسط میں ایک شخص کھڑا ہے۔ جب مجھے اس شخص کے سوا اور کوئی نظر نہ آیا تو میں اس کی طرف ہی دوڑ پڑا۔ قریب پہنچا تو میں نے دیکھا وہ پینتیس یا چالیس سال کا ایک وجیہہ شخص ہے۔ میں نے اس سے پوچھا "وہ مہدی کہاں ہے" اس نے مسکراتے ہوئے کہا "میں ہی ہوں" یہ سنکر میں ششدر سا رہ گیا۔ اور پھر جلدی میں نے کہا اگر آپ مہدی ہیں۔ تو میرے نفس کے متعلق مجھے کچھ بتائیں کہ میں کس قسم کے اخلاق و عادات کا مالک ہوں وہ بتانا شروع کرتے ہیں اور میں ساتھ ساتھ کہتا جاتا ہوں آپ نے درست فرمایا۔ آپ نے درست فرمایا۔ آخر میں انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیرا اور ہاتھ سر سے نیچے مونڈھے اور بازو تک لاتے ہوئے فرمایا:-

علی کل بارك الله فیك

بہرحال خدا نے تم میں برکت ڈال دی ہے میں انکی زبان سے یہ کلمات سنکر بے حد خوش ہوا۔ اور میرے دل نے کہا واقعی یہ مہدی ہیں۔ میں نے کہا آپ میری بیعت لیں انہوں اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا میں نے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا اور سمجھ لیا کہ گویا میں نے بیعت کر لی۔ اس کے بعد میں واپس ہو لیا اور تیزی سے دوڑتا ہوا پھر اسی راستے پر آیا کہ جس راستے سے میں زبدانی سے مفاصایا کی طرف دوڑتا ہوا آیا تھا۔ واپسی کے وقت مجھے یوں محسوس ہوا کہ گویا وہی راستہ جو پہلے تنگ اور پیچیدہ سا نظر آتا تھا۔ اب بالکل کشادہ اور سیدھا ہے اور اس کے دونوں طرف سرسبز درخت لگے ہوئے ہیں دوڑتے دوڑتے راستے میں مجھے لوگوں کا ایک گروہ نظر آیا۔ میں نے خیال کیا یہ عیسائی لوگ ہیں۔ چنانچہ میں نے ان سے اس بارے میں بحث کی کہ عیسے وفات پا چکے ہیں۔ اور یہ کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے نہیں تھے۔ میں نے دیکھا کہ میری زبان پر وفات مسیح کے حق میں اور الوہیت مسیح کے رد میں ایسے ایسے دلائل جاری ہوتے کہ جن سے وہ لوگ لاجواب ہو گئے۔ وہ ایسے زبردست دلائل تھے کہ بیداری کی حالت میں میرے لئے ہرگز ممکن نہ تھا کہ میں وہ دلائل بیان کر سکتا۔ آگے چل کر مجھے ایک اور گروہ ملا۔ میں نے خیال کیا کہ یہ شیعہ حضرات ہیں میں نے ان سے بھی بحث کی اور ان کے عقائد کے رد میں بھی میری زبان پر بڑے محکم دلائل جاری ہوتے۔ اور وہ بھی لاجواب ہو گئے۔ اس طرح راستے میں مجھے مختلف مذاہب والوں کے متعدد گروہ ملے اور میں سب کو لاجواب کرتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ اسی عالم میں میری آنکھ کھل گئی۔

ایک اور نظارہ

میں کئی دن تک اس خواب کے بارے میں سوچتا رہا۔ میں نے ان دنوں سارا سارا دن گھر میں پڑا سوچتا رہتا تھا۔ اور کسی سے بات نہ کرتا تھا۔ اور نہ گھر سے باہر نکلتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک دن وہی احمدی نوجوان میرے پاس آئے میں نے ان سے بھی اس خواب کا ذکر نہ کیا۔ اور نہ ہی انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آیا میں نے ان کی ہدایت کے بموجب استخارہ کیا یا نہیں۔ اس مرتبہ وہ "تحفہ شہزادہ ویلز" نام کی ایک کتاب دے گئے کہ میں اس کا مطالعہ کروں میں نے وہ کتاب لے لی۔ اس کے دوسرے دن میں گھر میں اکیلا لیٹا ہوا تھا۔ گھروالے سب سیر کو گئے ہوئے تھے۔ میں نے لیٹے لیٹے ہی وہ کتاب پڑھنی شروع کر دی جب نصف کے قریب کتاب پڑھ چکا تو ورقہ پلٹتے ہی ایک بزرگ کی تصویر آنکھوں کے سامنے آئی اس تصویر پر نگاہ پڑنی تھی تو مجھے اپنا وہ خواب یاد آ گیا۔ کیونکہ یہ بعینہٖ اسی شخص کی تصویر تھی جس نے مجھ سے خواب میں کہا تھا کہ میں ہی مہدی ہوں۔ فرق صرف اتنا تھا کہ خواب میں مجھے وہ پینتیس چالیس سال کی عمر میں نظر آئے تھے اور تصویر میں کسی قدر ضعیف العمری کے آثار نمایاں تھے۔ تصویر کے نیچے لکھا ہوا تھا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

تصویر کو دیکھکر میری حیرت کی انتہا نہ رہی اور میں خود تصویر صورت بنکر دیر تک اس تصویر کو دیکھتا رہا۔ دیکھتے دیکھتے میں نے تصویر میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھوں پر غور کرنا شروع کیا۔ اسی عالم میں میرے دل میں سے ایک لہر سی نکلی۔ جس نے میرے جسم پر لرزہ طاری کر دیا۔ میں نے تصویر پر سے نظر ہٹانے کی کوشش کی لیکن ہٹا نہیں سکا۔ ہاتھ پاؤں کو حرکت دینی چاہی لیکن میں نے دیکھا کہ میں اس پر بھی قادر نہیں ہوں۔ لرزہ ہر آن بڑھ رہا تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ میرا جسم خشک ہوا جا رہا ہے۔ لرزہ کی شدت سے جسم درد کرنے لگا۔ اور اتنی تکلیف محسوس ہونے لگی کہ گویا جان نکلی جا رہی ہے۔ میں نے اسی کرب کے عالم میں خدا تعالےٰ سے دعا مانگی کہ اگر میرا آخر وقت آ پہنچا ہے۔ تو اے خدا مجھے اتنی مہلت دے کہ میرے گھر والے واپس آ جائیں اور مرنے سے پہلے وہ مجھے دیکھ لیں۔ جب اور دفعہ میں یہ دعا مانگ چکا تو دل سے ایک اور لہر اٹھی۔ لیکن وہ لہر نہایت ٹھنڈی اور فرحت بخش تھی اس لہر کے نتیجے میں جسم پر پھر ایک لرزہ سا طاری ہوا۔ لیکن یہ لرزہ اپنے اندر ایک سرور کی کیفیت رکھتا تھا۔ جسم کے جس حصہ میں بھی یہ سرایت کرتا گیا دکھ اور درد کی کیفیت دور ہوتی چلی گئی اس وقت مجھے اتنی فرحت محسوس ہو رہی تھی اور اس فرحت میں اتنی تیزی سے اضافہ ہو رہا تھا کہ مجھے یوں محسوس ہونے لگا کہ میں دنیا میں نہیں بلکہ جنت میں ہوں اس وقت میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں ہمیشہ اسی حالت میں رہوں۔ ایک پا ؤ گھڑی یا دو منٹ کے بعد وہ لہر دل کی طرف واپس ہونی شروع ہوئی اور سارے جسم سے سمٹتی ہوئی دل میں واپس آ کر ختم ہو گئی۔ اس کیفیت کا دور ہونا تھا کہ میرے لئے اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت دینا پھر ممکن ہو گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ اب میں جدھر چاہوں دیکھ سکتا ہوں اور اپنے جسم کو حرکت دے سکتا ہوں۔

اس طرح خود اللہ تعالےٰ نے مجھ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ظاہر فرمائی۔ اور مجھے قبول حق کی توفیق ملی۔ اللہ تعالےٰ نے مسیح پاک کو ... دی تھی کہ شام کے لوگ آئیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے۔ ان اہل شام میں سے جو آپ پر درود بھیجتے ہیں۔ ایک میں آپ کے سامنے زندہ موجود ہوں۔ میں جو ایک غیر ملکی ہوں آپ کی صداقت کے بارے میں ... ایک زندہ یقین پر قائم ہوں۔ لیکن افسوس لوگ اس صداقت کے اس قدر قریب ہوتے ہوئے بھی کچھ خیال نہیں کرتے کہ خود ان کی سرزمین میں کیسی خوشگوار لہر بہہ رہی ہے۔

ولادت

مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب پٹواری مال حلقہ مرالیوالہ کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے چوتھا بچہ تولد ہوا ہے بزرگانِ سلسلہ و احباب نومولود کی باصحت درازیٔ عمر نیز نیک بننے کے لئے دعا فرمادیں

خاکسار اشرف علی
ہیڈ ماسٹر مڈل سکول مرالی والہ

الفضل کے حجم میں اضافہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پچھلے سال خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر فرمایا تھا کہ:-

"الفضل ہمارا مرکزی اخبار ہے .... اگر جماعت توجہ کرے تو ...... پانچ ہزار تک اس کی بکری ہو سکتی ہے۔ اور پھر ایسی صورت میں الفضل کا حجم بھی بڑھایا جا سکتا ہے۔ اور اس کے مضامین میں بھی تنوع پیدا کیا جا سکتا ہے"

اگر احباب جماعت اخبار الفضل کی اشاعت میں حضور ایدہ اللہ کی منشاء مبارک کے مطابق توسیع کریں تو الفضل کے حجم میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

احباب کرام اس طرف توجہ دے کر حضور کے منشاء مبارک کو پورا کرنے میں ادارہ الفضل کی امداد کریں۔

(منیجر الفضل)

اُذْکُرُوا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

(از چودھری عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

والد محترم منشی نور محمدؐ صاحب مرحوم ہرسیاں نامی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ یہ گاؤں قادیان سے شمال مغرب کی طرف چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آپ ایک معزز زمیندارہ گھرانے میں ۱۸۷۳ء میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی زندگی

بچپن میں ہی ان کے والدین فوت ہو گئے تھے۔ ان دنوں تعلیم عام نہیں تھی۔ سکول کہیں ملتا ہی نہ تھا۔ تاہم والدہ صاحبہ نے آپ کو قریب کے پرائمری سکول میں تعلیم دلوائی۔ اور پھر بٹالہ ایم بی ہائی سکول میں جو ان دنوں صرف مڈل سکول تھا۔ داخل کروایا۔ ابھی آپ چھٹی جماعت میں ہی تھے۔ کہ والدہ بھی فوت ہو گئیں۔ اور اب آپ کی صرف ایک بہن رہ گئی۔ پھر آپ نے اپنی ایک پھوپھی کے ہاں رہائش اختیار کی۔ بڑی مشکلات میں سے گزر کر آپ نے مڈل کا امتحان دیا۔ بعض اوقات اخراجات کی ازحد تنگی ہو جاتی۔ آپ نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ امتحان کے لئے کاغذ خرید کرنے کو کوئی پیسہ نہ تھا۔ اور ایک برات کا صندوق اٹھا کر پانچ پیسے حاصل کئے۔

ان دنوں تعلیم عام نہ تھی۔ اور پڑھے لکھے لوگوں کی مانگ تھی۔ اس لئے آپ جلد ہی ایک گاؤں میں پٹواری ہو گئے۔ مگر چند سال یہ کام کر کے ملازمت چھوڑ دی۔ اور پھر گورداسپور میں عرائض نویسی کا کام کرتے رہے۔ پھر وثیقہ نویسی کا کام گاؤں میں ہی شروع کیا۔ اور ساتھ ہی مالیات کے قانون کا مطالعہ کرتے رہے۔ اور بعد ازاں بطور مختار وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی کامیابی عطا کی۔ اکثر مقدمات میں آپ کو فتح ہوتی۔ اور ہائی کورٹ تک مخالف فریق کی اپیلوں کا کچھ نہ بنتا۔ اس طرح آپ ایک متمول زمیندار بن گئے۔

قبول احمدیت

آپ جوانی میں اہلحدیث خیال کے تھے۔ ۱۸۹۷ء کی بات ہے۔ کہ ایک دن آپ شام کو گاؤں کے قریب ہی باہر بیٹھے تھے۔ کہ بٹالہ سے آنے والے ایک مسافر کے ہاتھ میں ایک سبز اشتہار دیکھا۔ اس سے لیکر بغور پڑھا۔ اس اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دعویٰ کو پیش کیا تھا۔ اسے پڑھ کر انہوں نے سوچا۔ کہ آخر آنے والے موعود نے انسان ہی ہونا ہے۔ اس لئے خود جا کر دیکھنا چاہیئے۔ اور غور کرنا چاہیئے۔ اس کے تھوڑے ہی دنوں بعد دھاری وال میں ایک مناظرہ ہوا۔ جس میں انہوں نے بھی شمولیت اختیار کی۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بچشم خود دیکھ کر حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے۔

اس کے بعد حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بار بار دیکھنے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس وقت گاؤں میں صرف تین احمدی تھے۔ گو آپ گاؤں میں معزز تھے۔ مگر اہل گاؤں آپ کے مخالف ہو گئے۔ اور ایک دن مسجد میں نماز پڑھنے سے بھی روکا گیا۔ اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ گئی۔ اس واقعہ کی اطلاع حضرت اقدس کی خدمت میں دی گئی۔ جس پر آپ نے فرمایا۔ صبر سے کام لو یہ مسجد تمہاری ہی ہو جائیگی۔ الحمدللہ ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد جلد ہی گاؤں کے اکثر لوگوں نے احمدیت کو قبول کر لیا۔ اور اس مسجد میں احمدیوں کی کثرت ہو گئی۔ پھر جماعت نے اس مسجد کو پختہ بھی بنا دیا۔ گاؤں کے غیر احمدی بھی وہاں ہی نماز ادا کرتے رہے۔ اور کسی احمدی نے کبھی عبادت الٰہی سے انہیں نہ روکا۔

اہل گاؤں کا احمدیت میں داخل ہونا بھی ایک معجزہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ جب والد صاحب مرحوم احمدی ہو گئے۔ اور لوگوں نے مخالفت شروع کر دی۔ اور علماء کو باہر سے بلا بلا کر حضرت اقدس کے خلاف تقاریر کروانے لگے۔ تو ایک دن بٹالہ سے دو مولوی صاحبان گاؤں میں آئے۔ اور مسجد میں ہی حضرت کے خلاف سلسلہ کلام شروع کر دیا۔ اور مناظرہ کا بھی چیلنج دیا۔ حضرت مولوی امام الدین صاحب مرحوم مغفور والد ماجد مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ حضرت اقدس کی خدمت میں اس واقعہ کی اطلاع انہوں نے دی۔ اور مناظرہ کی اجازت بھی مانگی۔ مگر حضور نے اجازت نہ دی۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ گاؤں میں آکر "ہم بوجہ ندامت گاؤں میں داخل نہ ہوئے۔ اور باہر ہی ایک کنوئیں پر رات گذاری۔ اور علماء کو پیغام بھیجا۔ کہ ان کو مناظرہ کی اجازت نہیں ملی۔ اس پر ان لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ احمدیوں کے پاس ہماری باتوں کا جواب نہیں ہے۔" اس پر دوبارہ قادیان جا کر حضرت اقدس سے ان تمام باتوں کا ذکر کیا گیا۔ اور مناظرہ کی اجازت طلب کی۔ مگر حضور نے پھر وہی جواب دے کر ان کو واپس کر دیا۔ کہ مناظرہ کی اجازت نہیں۔ اس دوران میں گاؤں کے بعض معزز لوگوں نے

ان مولویوں سے کہا۔ "دیکھو تم لوگ دو دن سے ہمارے گاؤں میں آئے ہوئے ہو۔ اور مسجد میں سوائے مرزا صاحب کے تذکرہ کے تم نے ہمیں کوئی دین اسلام کا وعظ نہیں کیا۔ تم بتاؤ۔ کہ آخر مرزا صاحب نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ کہ تم لوگ ان کے پیچھے پڑے ہوئے ہو۔" ان مولویوں سے اس کا کوئی جواب بن نہ پڑا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گاؤں کے معززین دوسرے دن قادیان جا کر حضرت اقدس کی بیعت میں شامل ہو گئے۔ اس طرح معجزانہ رنگ میں احمدیت گاؤں میں پھیلی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

مہمان نوازی اور غرباء پروری

والد صاحب مرحوم مہمان نواز تھے۔ اکثر مہمان اور آنے جانے والے مسافر آپ کے پاس ہی ٹھہرتے۔ سلسلہ کے مبلغین اور دوسرے کارکنان کی آمد پر بڑی خاطر تواضع کرتے۔ اس ابتدائی زمانہ میں ضلع سیالکوٹ کے جلسہ سالانہ پر پیدل آنے والے احمدیوں کی خدمت کا اکثر آپ کو موقع ملتا۔ غرباء کا آپ ہمیشہ خیال رکھتے۔ جب گھر میں اچھا کھانا پکتا۔ تو کھانے سے پہلے اپنے غریب بھائی کو بھی کھلاتے۔ اور فرماتے۔ جب تک یہ نہ کھائے۔ میرے کھانے کا کیا فائدہ"

بعض اوقات فصل پکنے کے آخر میں غرباء کو غلہ بھی دیتے۔

حضرت اقدس کے خاندان سے عقیدت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے آپ کو خاص عقیدت تھی۔ اکثر مختلف اشیاء بطور ہدیہ بھجواتے۔ اور دعا کے لئے درخواست کرتے۔ ایک دفعہ مجھے بھی یہ سعادت نصیب ہوئی۔ کہ والد صاحب مرحوم نے میری معرفت اس قسم کی نذر عقیدت پیش کی۔

دعاء اور اظہار تشکر

اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ "اللہ تعالیٰ کا مجھ پر کتنا احسان ہے۔ کہ مجھے احمدیت کے تینوں زمانے (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا زمانہ) نصیب ہوئے۔ دعا پر اتنا یقین اور وثوق تھا۔ کہ چلتے پھرتے رب کل شیء خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا پڑھتے رہتے۔ اور خدا تعالیٰ کی صفات یا حفیظ یا عزیز یا رفیق کا اکثر ورد کرتے۔ اور جب سے احمدیت قبول کی۔ کبھی تارک الصلوٰۃ نہ بنے۔ خاکسار جب بھی یونیورسٹی کا کوئی امتحان دیتا۔ تو عین پرچہ کے وقت نوافل ادا کرتے۔ اور کامیابی کے لئے دعا کرتے۔

صدقہ و خیرات

دعا کے ساتھ صدقہ و خیرات کے عادی تھے۔ نئی چیز کے میسر آنے پر ہمیشہ صدقہ ادا کرتے۔ اور مجھے بھی ہمیشہ تلقین کرتے۔ کہ نیا کپڑا پہننے پر۔ نئی ڈگری ملنے پر صدقہ دیا کرو۔ جب مجھے بی اے کی ڈگری ملی۔ تو اس وقت وہ اتفاق سے میرے پاس ہی تھے۔ فرمانے لگے۔ "کچھ صدقہ کر دو"۔ میں نے عرض کیا۔ کہ نتیجہ نکلنے پر میں نے دس روپے بطور صدقہ دیئے تھے۔ کہنے لگے۔ "نہیں میاں ڈگری تو اللہ تعالیٰ نے اب تمہارے ہاتھ میں دی ہے۔ کچھ اظہار تشکر کے طور پر خیرات کر دو۔"

(باقی صفحہ ۷ پر)

فاستبقوا الخیرات

نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو (قرآن مجید)

اللہ تعالیٰ نے مختلف طریقوں سے اپنے بندوں کو ابھارا ہے تا وہ زیادہ سے زیادہ اس کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔ ان میں سے ایک طریق مسابقت بالخیر ہے یعنی نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے جدوجہد کرنا۔ احمدی احباب پر بخوبی روشن ہے کہ اسلام کی اشاعت کیلئے اپنے اموال خرچ کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ خصوصاً اس زمانہ میں جب دنیا روحانی پانی کے لئے تڑپ رہی ہے اور صرف جماعت احمدیہ کو ہی اللہ تعالیٰ نے آج یہ فضیلت بخشی ہے کہ تواتر اور التزام کے ساتھ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرے اور اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہ کرے۔ اس بارہ میں ایک سو کے قریب بڑی بڑی جماعتوں کی کارگذاری کا نقشہ درج ذیل ہے جس میں بجٹ سال رواں اور بقایا جات سالہائے سابقہ کی نسبت سے سال رواں کے پہلے آٹھ مہینوں کی وصولی کی رفتار دکھائی گئی ہے۔ جن جماعتوں کی وصولی مجموعی طور پر بہتر ہے ان کے نام پہلے درج کئے گئے ہیں جن جماعتوں کے ناموں پر یہ نشان (م) دیا گیا ہے ان کی سال رواں کی وصولی کافی تسلی بخش ہے۔ لیکن سابقہ بقایا جات کی وجہ سے ان کا نام نیچے چلا گیا ہے اسی طرح جن جماعتوں پر یہ نشان (✻) لگایا گیا ہے ان کی سال رواں کی چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی تو اچھی ہے لیکن چندہ جلسہ سالانہ میں بہت کمی ہے۔ امید ہے احباب مذکورہ بالا ارشاد الٰہی کے ماتحت پوری پوری کوشش کریں گے کہ اپنی وصولی کی رفتار کو تیز کرکے جلد از جلد صف اول میں جگہ حاصل کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

نام جماعت	وصولی فیصدی بمقابلہ بجٹ و بقایا: چندہ عام و حصہ آمد	جلسہ سالانہ
ظفرآباد دھریہ امینی	۱۰۰	۱۰۰
چک سکندر	۱۰۰	۹۳
خوشاب	۹۴	۱۰۰
رانا زیدیکا	۵۸	۱۰۰
مانسہرہ	۱۰۰	۴۷
جڑانوالہ	۱۰۰	۱۰۰
منڈی بہاؤالدین	۱۰۰	۹۲
سکھر (✻)	۱۰۰	۲۰
ملتان چھاؤنی (✻)	۱۰۰	۲۴
ملتان شہر	۱۰۰	۷۲
سانگھڑ	۹۶	۷۰
مظفرگڑھ	۱۰۰	۹۴
گھٹیالیاں (✻)	۱۰۰	۱۹
کیمبلپور	۹۱	۷۰
چکوال	۱۰۰	۶۰
ڈگری گھمن	۱۰۰	۵۶
عزیزپور ڈگری	۸۷	۶۸
سیالکوٹ چھاؤنی	۹۸	۵۵
رلیوکے (✻)	۱۰۰	۴۶
میرپور خاص (✻)	۱۰۰	۲۸
گجرات (✻)	۱۰۰	۸
لیہ	۷۷	۷۲
کراچی	۸۶	۶۰
سانگلہ ہل (✻)	۹۱	۵۲
نوشہرہ چھاؤنی	۱۰۰	۳۰
چک ۳۳-۳۲ ج	۸۱	۵۵
گوٹھ امام بخش	۷۲	۶۲
وزیرآباد (م)	۶۴	۷۱
چک ۹۹ ش	۴۸	۸۴
خانیوال	۶۹	۶۱
کرتو پنڈوری (✻)	۸۳	۴۶
دھیرد کے کلاں	۶۲	۶۷
گھوگھیاٹ	۴۷	۵۲
قصور	۸۵	۳۸
چک ۹۸ ش (م)	۹۴	۷۰
اوکاڑہ (✻)	۹۲	۲۴
گکھڑ منڈی	۶۱	۵۴
احمد نگر	۹۳	۲۲
سرگودھا	۸۸	۲۶
بشیرآباد سٹیٹ	۶۲	۹۴
چک ۱۶۷ نہر مراد (م)	۶۱	۴۸
چک ۶ / ۷-۱۱	۴۸	۶۰
چک ۱۸ بھوڑو (م)	۵۰	۵۶
بڈوملہی	۶۱	۴۱
کھاریاں (م)	۵۰	۵۲
شیخوپورہ	۴۶	۴۹
گوجرانوالہ	۷۶	۱۷
چک ۱۲۱ گوکھووال	۵۴	۳۹
جہلم (م) (✻)	۷۱	۴۰
منٹگمری	۷۳	۱۸
چک ۳۱ دودھ	۳۸	۵۱
ڈسکہ (م) (✻)	۷۸	۱۱
گوجرخان	۵۲	۳۶
آنبہ	۳۶	۵۱
محمدآباد سٹیٹ	۶۶	۱۷
چک ۱۱۷ چہور	۲۲	۶۰
کوہ مری	۸۱	۰
گوجرہ	۳۹	۳۷
لائلپور (م) (✻)	۹۴	۲۳
گکڑی (م) (✻)	۶۳	۵
محمودآباد سٹیٹ (م) (✻)	۴۱	۲۷
پشاور (م) (✻)	۵۵	۲
روپڑی	۴۸	۱۱
راولپنڈی	۴۸	۳
کھیوہ باجوہ	۳۳	۱۷
بھیرہ (م) (✻)	۳۳	۱۶
احمدآباد سٹیٹ	۱۸	۲۹
سیالکوٹ شہر (م) (✻)	۴۱	۵
مردان (م) (✻)	۳۵	۱۰
ایبٹ آباد	۳۷	۵
رسالپور	۳۱	۷
داؤدخیل	۳۲	۴
کوہاٹ	۳۶	۰
واہ کینٹ	۳۳	۰
محمودآباد جہلم	۲۵	۷
عارف والا	۲۶	۵
کوٹ مومن (م)	۵۷	۲۶
چنیوٹ	۷۱	۱۰
مانگٹ اونچے (م)	۳۵	۴۵
ڈیرہ غازیخاں (✻)	۶۸	۵
بہاولپور خاص	۴۱	۲۸
شیخ پور (م) (✻)	۴۶	۲۲
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۳۵	۳۳
دوالمیال	۲۷	۳۲
ملکھیانہ جھنگ (م) (✻)	۲۱	۳۴
نواب شاہ	۴۷	۴
پنڈوری محمودہ	۲۴	۲۵
لاہور (م) (✻)	۳۹	۹
چک ۶۹ گھسیٹ پورہ	۳۵	۲۲
باندی گوٹھ محمد علی	۲۵ -	۴۱
چک ۱۲۷ بہلولپور (م) (✻)	۲۳ -	۲۱
کوئٹہ	۳۳	۹
ناصرآباد اسٹیٹ	۲۹	۸
نورنگ	۲۶	۱۰
حیدرآباد	۳۰	۳
حافظ آباد	۲۱	۱۱
اودرحمہ	۲۲	۹
مسن باڈہ	۲۱	۸
چک ۱۷ ج-ب دھیڑکے	۱۱	۱۶
دادو	۱۶	۱۰
علی پور مظفرگڑھ	۲۰	۱
نصرت آباد اسٹیٹ	۱۷	۳
چک ۲۷۶ گوکھووال	۱۱	۸
گھنوکے ججہ (م) (✻)	۱۴	۲
چک ۹ پنیار	۶	۵
بنگلہ گرچھڑوالہ	۱	۰
چک ۱۶۷ مراد	۱۳	۱۴
لاڑکانہ	۲۳	۲
حویلیاں	۲۱	۰
کھیوڑہ	۱۲	۷
ننکانہ صاحب	۱۳	۴
رحیم یارخان	۱۰	۲
محمدنگر (سندھ)	۲	۰
۱۲۰ / م-پ فرزند علی	۰	۰

(ناظر بیت المال ربوہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد رسالہ مصباح کے متعلق

اور

احمدی مستورات کی ذمہ داری

حضور فرماتے ہیں:۔ "عورتوں کا رسالہ مصباح ہے۔ ہماری عورتوں کو کثرت کے ساتھ اس کا خریدار بننا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں اگر عورتیں بیدار ہوں اور اپنی ذمہ داری کو سمجھیں تو اس کی اشاعت بیس پچیس ہزار ہونی چاہیئے"۔

حضرت اقدس کے ارشاد کے مطابق تمام احمدی بہنوں کو چاہیئے کہ دینی بیداری اور ذمہ داری کے احساس کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے قومی مذہبی رسالہ **مصباح** کی خریدار بنیں۔ اور اپنی بہنوں کو خریدار بنانے کی کوشش کریں جبکہ چندہ سالانہ صرف پانچ روپے ہے۔ مدیرہ مصباح ربوہ

جلسے سے واپسی پر گمشدہ سامان

ہم ۲۸ / ۱۲ / ۵۵ شام کے ساڑھے پانچ بجے والی ٹرین میں ربوہ سے سوار ہونے لگے۔ رش زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک گٹھڑی بھول گئے۔ چک جھمرہ کے اسٹیشن پر معلوم ہوا کہ چنیوٹ کے اسٹیشن پر جو احمدی سواریاں اتری ہیں ان کے سامان میں گٹھڑی چلی گئی ہے۔ گٹھڑی کی تفصیل یہ ہے۔ تیز عنابی رنگ کی کھدر کی چادر۔ اس میں ایک تیز رنگ کی گرم چادر ہے جس میں روٹیاں باندھی ہوئی ہیں۔ جن دوستوں کے سامان میں گٹھڑی گئی ہے وہ ہمیں لکھ دیویں ہم منگوا لیں گے۔

عبدالرشید بٹ ٹونک مرچنٹ گوجرہ منڈی

سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ گوجرہ

وفاقی اور صوبائی اسمبلیوں میں مخصوص پیشوں کو نمائندگی دی جائے

پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر میاں افضل حسین اور مسٹر سرور حسن کا مشترکہ بیان

کراچی ۱۲ جنوری۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر میاں افضل حسین اور پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرز کے سیکرٹری مسٹر سرور حسن نے کل یہاں ایک مشترکہ بیان میں ملک کو دستور کی منزل سے قریب تر پہنچانے پر وزیر اعظم مسٹر محمد علی کو مبارکباد دی۔

انہوں نے تجویز کیا کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں ایسی پیشہ وارانہ نمائندگی ہونی چاہیئے جس کے تحت ہر طبقے کے لوگ کاشتکار، مزدور، صنعت کار، ڈاکٹر، انجینئر، وکیل اور یونیورسٹیاں وغیرہ اپنے اپنے نمائندے منتخب کر سکیں۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر اسے قابل عمل تصور نہ کیا جائے تو ہمیں بھارتی دستور کی پیروی کرنی چاہیئے جس میں مرکز میں ایک اور ایوان کی گنجائش ہے۔ جس کے کچھ ارکان صدر کی طرف سے نامزد کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ دستور کی اساس بالغ حق رائے دہی کے اصول پر رکھی گئی ہے۔ اس طرح ہمیں ایک صحیح جمہوری حکومت ملے گی جو عوام کے منتخب نمائندوں کے سامنے جواب دہ ہوگی۔ لیکن صرف یہ بات ایک اچھی حکومت کی ضامن نہیں ہو سکتی۔ موجودہ دور میں حکومت کا کام بڑا پیچیدہ ہو گیا ہے۔ جس کے لئے بڑی مہارت اور قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ چیزیں صرف ان لوگوں کے لئے ہی ضروری نہیں جو نظم و نسق چلاتے ہیں۔ بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی ضروری ہیں جن پر نظم و نسق پر کنٹرول، نکتہ چینی اور اس کی رہنمائی کے فرائض عائد ہوتے ہیں۔ سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یورپ کے زیادہ ترقی یافتہ ممالک میں پارلیمنٹ کے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے جتنے افراد بھی نامزد کئے جاتے ہیں وہ سب کے سب کسی نہ کسی چیز میں ماہر ہوتے ہیں وہ زمانہ بیت چکا۔ جب پارلیمنٹ کی نشستیں اعلیٰ خاندانوں کے افراد اور بڑے بڑے صنعت کاروں اور سرمایہ داروں کے لئے وقف ہوا کرتی تھیں۔ افسوس کہ ابھی پاکستان کی یہ حالت برقرار ہے اور فی الحال یہ آزادانہ اور منصفانہ انتخاب کے باوجود برقرار رہیگی

انہوں نے کہا کہ یہ امر مسلم ہے کہ برطانیہ دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے وہاں پارلیمانی حکومت قائم ہوئے بھی دوسرے سب ممالک سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ برطانیہ کی سیاسی پارٹیاں پارلیمنٹ کے انتخابات کے لئے اپنے امیدوار قابلیت کی بنا پر منتخب کرتی ہیں۔ اس طرح کافی قابل افراد دارالعوام میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس کے باوجود انہوں نے محض اسلئے دارالامراء کو برقرار رکھا ہوا ہے کہ یہ قابلیت اور ماہرانہ صلاحیتوں کا ایسا خزینہ ہے۔ جس سے وہ ملک کے لئے بیش بہا کام لیتے ہیں۔

دارالامراء اُن لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے جو پیشہ ور قسم کے سیاست دان نہیں ہوتے بلکہ جنہوں نے اپنے اپنے میدان عمل میں کارہائے نمایاں انجام دیئے ہوتے ہیں۔ اس ایوان میں لارڈ ڈیلین ایسے ماہر مالیات لارڈ نفیلڈ جیسے صنعت کار۔ لارڈ ایٹلی اور لارڈ ہیلی فیکس جیسے مدبر، لارڈ ایلگزینڈر، منٹگمری اور لارڈ ٹیڈر جیسے فوجی دماغ۔ لارڈ تھرول جیسے سائنس دان لارڈ گاڈرڈ اور لارڈ اوٹ جیسے قانون دان۔ لارڈ مسٹر لائین جیسا ٹریڈ یونین لیڈر اور لارڈ ہنیلے جیسے سابق سرکاری افسر بیٹھتے ہیں۔ اس طرح وہاں پارلیمانی امور کے لئے ہر قسم کے ماہر قابل اور تجربہ کار افراد موجود ہوتے ہیں

جو انتخاب کے ذریعے پارلیمنٹ تک نہیں پہنچ سکتے یہ ارکان نامزد کئے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ دنیا کے متعدد ممالک میں رائج ہے اور اسے جمہوریت کے عین مطابق خیال کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں اگر انتخاب آزادانہ اور منصفانہ بھی ہوں تو موجودہ سیاسی سوجھ بوجھ اور رائے دہندگان کے سیاسی شعور کے پیش نظر تجربہ کار اور ماہر افراد کا انتخاب ممکن نہیں۔ اوّل تو سیاسی جماعتیں ایسے افراد کو ٹکٹ ہی نہیں دیں گی اور پھر رائے دہندگان انہیں ووٹ نہیں دیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہماری اسمبلیاں عام سطح کے پیشہ ور سیاست دانوں سے بھر جائیں گی۔ جنہیں نہ تو کسی قسم کا تجربہ حاصل ہوگا اور نہ وہ کچھ سیکھنا چاہتے ہوں گے۔ ملک کی قسمت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں دینے سے ملکی مفادات کے علاوہ اس کی شہرت کو بھی نقصان پہنچنے کا احتمال ہوگا۔

ان حقائق کے پیش نظر ہماری تجویز یہ ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں عوام کے انتخاب کردہ نمائندوں کے لئے مخصوص پیشوں کی بھی نمائندگی ملنی چاہیئے۔ تاکہ کاشت کار، مزدور، صنعت کار … ڈاکٹر، انجینئر، وکیل اور یونیورسٹیاں وغیرہ اپنے اپنے نمائندے منتخب کر سکیں۔ اگر یہ قابل عمل نہ ہو تو ہمیں بھارتی دستور کی پیروی کرنی چاہیئے جس میں مرکز میں دو ایوانوں کی گنجائش ہے اور ایوان بالا کے متعدد ارکان صدر کی طرف سے نامزد کئے جاتے ہیں یہ نامزدگیاں قابلیت اور اہلیت کی بناء پر کی جاتی ہیں۔

اذکروا موتاکم بالخیر

(بقیہ صفحہ ۵)

موٹر کا حادثہ

اگست ۱۹۲۶ء میں آپ ایک دفعہ لاری پر بٹالہ سے امرتسر سفر کر رہے تھے کہ ایک حادثہ سے لاری الٹ گئی۔ تمام مسافر بس کے نیچے دب گئے۔ والد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ لوگوں نے رونا چلانا شروع کیا مگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دعا رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی پڑھتے رہے۔ اتنے میں بعض لوگ آ گئے۔ اور انہوں نے لاری کے بعض حصے توڑ کر مسافروں کو نکالا۔ تین آدمی تو موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے اور باقیوں میں سے اکثر زخمی ہوئے۔ اور بعض بے ہوش بھی ہو گئے والد صاحب کو بوجہ فرنٹ سیٹ پر ہونے کے شدید زخم آئے۔ پٹرول سے کپڑے جل گئے اور شیشے کے ٹکڑے جسم کے اندر گھس گئے ایک لاری والے نے آپ کو امرتسر میرے بھائی کے پاس پہنچایا۔ اور وہاں سے گاؤں پہنچے۔ خاکسار کو بوجہ موسمی تعطیلات کے ان کی خدمت کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چند روز کے علاج معالجہ سے آپ کو صحت عطا فرمائی

خدمت دین

آپ نے جب سے احمدیت قبول کی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو کئی مواقع خدمت دین کے عطا کئے آپ احمدی ہونے کے بعد اپنی جماعت کے عمر بھر پریذیڈنٹ رہے۔ اور ابتدائی زمانہ میں سیکرٹری مال کا کام بھی خود ہی کرتے آپ نے بیان کیا کہ ایک سال فصل کماد بوتے وقت میں نے کھیت کا ایک حصہ خدمت دین کے لئے وقف کر دیا فرمانے لگے کہ اس سال فصل کماد پر ایک بیماری پڑ گئی اور لوگوں کی تمام فصل خراب ہو گئی مگر ان کی فصل بالکل ٹھیک رہی اور حسب وعدہ اس حصے کی شکر فروخت کر کے روپیہ خدمت دین کے لئے قادیان بھجوا دیا۔

آخری ایام

اگست ۱۹۴۳ء میں آپ کو بخار آنا شروع ہوا۔ اتفاق سے خاکسار بھی آپ کے پاس ہی تھا۔ جب عام علاج سے فائدہ نہ ہوا تو ہم آپ کو امرتسر لے گئے وہاں آپ کا علاج دو ماہ تک ہوتا رہا۔ مگر صحت یاب نہ ہو سکے اور آخر ۵ نومبر ۱۹۴۳ء کو ۷۷ سال کی عمر میں آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کو بہشتی مقبرہ میں صحابہ کے قطعہ خاص میں دفن کر دیا گیا۔ اس طرح آپ کا انجام بخیر ہوا۔

فن لینڈ پر روسی تسلط کا خاتمہ

ماسکو ۱۳ جنوری۔ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی طاس کی اطلاع کے مطابق روس ۲۰ جنوری کو فن لینڈ سے اپنا تسلط ختم کر دے گا اور پورکلہ کا فوجی اڈہ فن لینڈ کے حوالہ کر دیگا۔

اردن کی سرحد پر اسرائیلی فوج

بیت المقدس ۱۳ جنوری۔ اسرائیل کے ایک فوجی ترجمان نے ان اطلاعات کو بے بنیاد قرار دیا ہے کہ اسرائیل نے اردن کی سرحد پر اپنی فوجیں جمع کر دی ہیں

حکومت اردن کے ایک ترجمان نے کل عمان میں کہا تھا کہ اسرائیل نے حد متارکہ جنگ پر فوجیں جمع کرنا شروع کر دی ہیں۔ ترجمان نے اعلان کیا تھا کہ عرب ممالک کسی بھی جارحانہ کارروائی کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

غزل اور موجودہ تقاضے

۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء کو بزم اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر انتظام ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی جا رہی ہے موضوع بحث یہ ہوگا۔

"غزل اور موجودہ تقاضے"

مکرم پروفیسر مسعود علیگ۔ گورنمنٹ کالج لائلپور مکرم پروفیسر نذیر احمد صاحب۔ مکرم پروفیسر مرزا ریاض صاحب مکرم پروفیسر خلیل بدایونی صاحب گورنمنٹ کالج سرگودہا کی شرکت متوقع ہے۔ تعلیم الاسلام کالج کے پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب مکرم مستقیم حمایت اللہ صاحب اور مکرم پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد حصہ لے رہے ہیں۔ اصحاب ذوق سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری بزم اردو۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

"ناخواندگی کو دور کرنے کیلئے انقلابی اقدامات کئے جائیں"

"ہمیں قوم کی مجموعی طور پر ترقی کا خیال رکھنا چاہئے" (خاتون پاکستان)

کراچی ۱۴ جنوری خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ نے اعلان کیا ہے کہ ملک سے ناخواندگی دور کرنے کے لئے انقلابی اقدامات کئے جائیں ورنہ اس کا ملک کی ترقی پر بہت برا اثر پڑے گا۔ محترمہ فاطمہ جناح نے یہ بات سرسید گرلز کالج ناظم آباد کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقعہ پر کہی ہے۔

محترمہ فاطمہ جناح نے سرسید احمد خاں کی قومی خدمات کا مختصراً جائزہ پیش کرتے ہوئے قوم کو صحیح تعلیم دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے کہا اصل تعلیم دراصل وہ طریق ہے جس کے ذریعے نئی پود کی ذہنی جسمانی۔ روحانی اور اخلاقی تربیت مقصود ہوتی ہے۔ محترمہ فاطمہ جناح نے تعلیم کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم کا اسلامی نظریہ انفرادی تعلیم کا قائل نہیں بلکہ قوم کی مجموعی ارتقاء ترقی کا حامل ہے۔

عرب لیگ کا ہنگامی اجلاس

جمعرات کو ہوگا

قاہرہ ۱۴ جنوری۔ عرب لیگ کا ایک ہنگامی اجلاس جمعرات کے روز یہاں منعقد ہوگا۔ جس میں عرب لیگ میں سوڈان کی شمولیت کے بارے غور کیا جائے گا۔ یاد رہے سوڈان نے اس امر کی درخواست بھی دے رکھی ہے

ایران و امریکہ کا معاہدہ امریکی سینٹ میں

واشنگٹن ۱۴ جنوری۔ صدر آئزن ہاور نے کل ایران و امریکہ کے درمیان دوستی اقتصادی تعلقات اور سفارتی حقوق کے معاہدے کو منظوری کیلئے سینٹ کو بھیج دیا۔ اس معاہدے پر ۱۵ اگست ۵۵ء کو دستخط ہوئے تھے۔ معاہدہ ۲۳ دفعات پر مشتمل ہے۔ اور اس کا تعلق دوستی تجارت اور جہازرانی سے ہے۔ امریکہ نے ایسے ہی معاہدے دوسرے ملکوں سے بھی کئے ہیں

سیٹو کے ماہرین کا اجلاس

ایڈمرل چودھری آسٹریلیا روانہ ہو گئے

کراچی ۱۴ جنوری۔ پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف رئیر ایڈمرل چودھری سیٹو کے فوجی ماہرین کے اجلاس میں شرکت کیلئے آسٹریلیا روانہ ہو گئے ہیں۔ فوجی ماہرین کا اجلاس آئندہ ہفتے میلبورن میں ہوگا۔

مغربی پاکستان عبوری اسمبلی کے ۱۹ امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے

صوبہ کے ۲۴ اضلاع میں کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال

لاہور ۱۴ جنوری مغربی پاکستان کی عبوری اسمبلی کی ۳۱۰ نشستوں میں سے ۲۷۹ نشستوں کے لئے چھ سو امیدواروں کے ایک ہزار سے زائد کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کل مکمل ہو گئی ہے مغربی پاکستان کے ۵۹ انتخابی اضلاع میں سے ۲۴ اضلاع میں کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے بعد ۱۹ امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے ہیں —— ان ۱۹ امیدواروں میں سے چار خواتین اور ایک اقلیتی نمائندہ ہے۔ چار خواتین لائلپور، راولپنڈی، پشاور اور مردان کے اضلاع سے عبوری اسمبلی کی رکنیت کے لئے واحد امیدوار تھیں۔ کامیاب اقلیتی نمائندہ لائلپور کے غیر مسلم حلقہ سے واحد امیدوار تھا۔ باقی ۱۴ کامیاب امیدواروں میں سے ایک لس بیلا کے حکمران میر غلام قادر ہیں جو لس بیلا کے حلقہ انتخاب سے بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں جہلم اور میانوالی کے اضلاع سے جن ۱۲ اصحاب کے کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے تھے وہ بھی بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ ان کے کاغذات نامزدگی میں کوئی سقم نہیں پایا گیا انیسویں امیدوار ملک باغ علی ہیں جو وفاقی دارالحکومت کے کنٹونمنٹ بورڈوں سے منتخب ہوئے ہیں۔

کامیاب امیدوار

کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے بعد جو ۱۹ امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہوئے ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:-

(۱) بیگم جی اے خاں لائلپور (۲) بیگم زینت فدا حسن (راولپنڈی) (۳) بیگم نذری سرفراز (مردان) (۴) بیگم ممتاز جمال (پشاور) مسٹر جوشوا فضل دین (غیر مسلم لائل پور) ملک عباس خاں، راجہ خیر مہدی خاں، راجہ خداداد خاں اور چوہدری محمد الطاف حسین (یہ چاروں جہلم سے بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں) حاجی عبد اللہ خان، حاجی عطاء اللہ نواب نصر اللہ خاں اور نواب قطب الدین خاں (یہ چاروں ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے منتخب ہوئے ہیں) امیر عبد اللہ خاں ملک امیر محمد خاں، خواجہ محمد افضل خان اور کیپٹن ملک مظفر خاں (یہ چاروں ضلع میانوالی سے بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں (۱۹) ملک باغ علی، میئر کراچی کارپوریشن جو وفاقی دارالحکومت کے کنٹونمنٹ بورڈوں کے حلقہ سے بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔ . . . .

. . . . اس حلقہ کے لئے دو امیدواروں کے کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے تھے۔ دوسرے امیدوار مسٹر صدیق وہاب کے کاغذات نامزدگی مسترد کر دیے گئے ہیں

صنعتی درآمد کنندگان کو انتباہ

کراچی۔ ۱۴ جنوری۔ وزارت صنعت کے ایک اعلان میں صنعتی استعمال کی خام اشیاء اور کل پرزوں کے درآمد کنندگان کی طرف سے درخواستیں وصول کرنے کی معیاد ۱۰ فروری تک بڑھا دی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ معیاد میں مزید توسیع نہیں کی جائے گی۔ اعلان میں انتباہ کیا گیا ہے کہ جن لوگوں کی درخواستوں کے اندراجات غلط پائے گئے یا جو لوگ مقررہ تاریخ تک درخواستیں نہیں بھیجیں گے انہیں درآمدی لائسنس جاری نہ کرنے کی سزا بھی دی جا سکتی ہے۔ جنہوں نے ازیں پیشتر درخواست کی صرف ایک نقل بھیجی ہے۔ انہیں ۱۰ فروری تک دوسری نقل بھیجنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

متحدہ محاذ اور کانگرس

ڈھاکہ ۱۴ جنوری متحدہ محاذ پارٹی کے زعماء پارٹی سے آئینی اختلافات کی بناء پر ہندو گروپ کے انخلاء کی روک تھام کے اقدامات پر غور کر رہے ہیں۔ کل وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال مسٹر ابو حسین سرکار اور مسٹر بسنت کمار داس (کانگرس) کے درمیان طویل بات چیت ہوئی۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ ابھی تک یہ بات چیت کسی فیصلہ کن مرحلہ پر نہیں پہنچی۔

ادھر مسٹر بسنت کمار داس نے بتایا ہے کہ اگر ان کی پارٹی کے مطالبات پورے نہ ہوئے۔ تو وہ حزب مخالف میں رہنے کو ترجیح دیں گے۔ آپ نے اس امر کا یقین دلایا کہ وہ کسی اور گروپ میں شامل نہیں ہوں گے۔ دونوں لیڈروں میں مزید ملاقات کا امکان ہے

انتخاب

کاغذات نامزدگی ۱۸ جنوری تک واپس لئے جا سکتے ہیں۔ ۱۹ جنوری کو خفیہ رائے شماری کے ذریعے نمائندوں کا انتخاب ہوگا۔ سابق صوبہ سرحد کے قبائلی علاقہ اور ریاستوں کے ۱۳ نمائندوں کے انتخاب کے لئے ۱۵ جنوری تک کاغذات نامزدگی وصول کئے جائیں گے اور وہاں رائے دہندگان ہاتھ کھڑے کر کے اراکین اسمبلی کا انتخاب کریں گے۔